9788- بدعتی جیسا قول کہنا بھی کہلائیگا

سوال

اگر کوئی عالم دین بدعت کی بات کرے یا کسی بدعتی کی موافقت کرتا ہو تو کیا وہ بھی ان میں شامل ہوگا ؟

پسندیدہ جواب

ہم نے یہ سوال شیخ ابن عثیمین رحمہ
اللہ کے سامنے پیش کیا تو ان کا جواب تھا :

اس سوال کی دو شقیں ہیں :

پہلی شق :

اگر کوئی عالم دین بدت کی بات کرے یا
پھر کسی ایک مسئلہ میں بدعتیوں کے طریقہ پر چلے تو کیا وہ ان میں شامل ہوگا ؟

جواب :

نہیں وہ ان میں شامل نہیں ہوگا، اور
نہ ہی ان کی جانب منسوب کیا جائیگا، اس لیے کہ وہ تو صرف کسی ایک مسئلہ میں موافق
ہوا ہے، لہذا اسے مطلقا ان کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں.

اس کی مثال اسطرح ہے :

جو شخص امام احمد کے مسلک پر ہو لیکن
اس نے کسی ایک مسئلہ میں امام مالک کا مسلک اختیار کیا تو کیا ہم اسے مالکی کہینگے
؟

نہیں اسے مالکی نہیں کہا جائیگا.

تو اسی طرح اگر کوئی فقیہ ابو حنیفہ
رحمہ اللہ کے مسلک پر ہو اور وہ کسی معین مسئلہ میں شافعی مسلک پر عمل کرے تو کیا
ہم اسے شافعی کہینگے ؟

نہیں اسے شافعی نہیں کہا جائیگا.

چنانچہ اگر ہم کسی معتبر اور نصیحت
میں معروف عالم دین کو اہل بدعت کا کوئی مسئلہ لیتے ہوئے دیکھیں تو یہ صحیح نہیں کہ
وہ بھی ان بدعتیوں میں شامل ہوگیا ہے اوران کے طریقہ پر ہے، بلکہ ہم یہ کہینگے :

جب ہم ان سے کتاب اللہ اور سنت رسول
اللہ اور اللہ کے بندوں کی خیر خواہی دیکھتے ہیں، اور جب وہ اس مسئلہ میں غلطی کر
بیٹھے تو ان کی یہ غلطی اجتھاد کی بنا پر ہے کیونکہ اس امت کا اجتھاد کرنے والا اگر
صحیح اجتھاد کرے تو اسے ڈبل اجر ملتا ہے اور اگر غلطی کر بیٹھے تو اسے ایک اجر حاصل
ہوتا ہے.

اور جو کوئی شخص کسی ایک غلط کلمہ کی
بنا پر سارا حق ہی رد کردے تو وہ گمراہ ہے، خاص کر جب یہ غلطی جسے وہ غلط خیال
کرتا ہے غلط نہ ہو، کیونکہ بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں جب ان کی کوئی مخالفت کرتا ہے تو
وہ کہتے ہیں یہ غلط ہے، اسے غلط بلکہ گمراہ یا بعض اوقات تو اسے کافر قرار دیتے ہیں
اللہ اس سے محفوظ رکھے، ایسا کرنا بہت ہی برا اور غلط ہے.

اور جو کسی دوسرے کو کسی بھی سبب یا
معصیت کی بنا پر کافر قرار دے تو اس کا یہ مسلک تو خوارج سے بھی زیادہ شدید ہوگا،
کیونکہ خوارج تو مرتکب کبیرہ کو کافر قرار دیتے ہیں، نہ کہ کسی بھی معصیت کی بنا
پر.

اس لیے اس وقت اگر کوئی شخص مسلمانوں
کو کسی بھی معصیت و نافرمانی کی بنا پر کافر کہتا ہے تو وہ گمراہ اور کتاب و سنت کا
مخالفت اور خوارج کے مذہب سے بڑھ گیا جن کے خلاف علی رضی اللہ تعالی عنہ نے جنگ کی
تھی.

اور مسلمانوں میں انہیں کافر قرار
دینے میں اختلاف پایا جاتا ہے کچھ تو انہیں کافر کہتے ہیں اور کچھ انہیں فاسق قرار
دیتے ہیں، اور انہیں باغی اور ظالم مانتے ہیں، کیا اللہ تعالی کا یہ فرمان نہیں :

**.{اگر تم کبیرہ گناہوں سے اجتناب کرو
جن سے تمہیں منع کیا گیا ہے تو ہم تمہارے گناہ معاف کردینگے اور تمہیں عزت و بزرگی
کی جگہ داخل کرینگے}.**

اس سے معلوم ہوا کہ کبیرہ گناہوں سے
اجتناب کرنے کی بنا پر صغیرہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں لیکن شرط یہ ہے کہ اگر وہ
صغیرہ گناہوں پر اصرار نہ کرتا ہو، لیکن اگر وہ ان پر اصرار کرے تو علماء کا کہنا
ہے کہ : صغیرہ گناہ پر اصرار اسے کبیرہ بنا دیتا ہے.

بلاشک وشبہ یہ قول گمراہ ہے پھر اس
قائل کو یہ معلوم ہونا چاہیے کہ معصیت کی بنا پر مسلمانوں کو کافر قرار دینے والے
کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جس نے بھی اپنے بھائی کے کفر کا
دعوی کیا یعنی وہ ایسا ہے نہیں تو وہ کفر اس پر ہی پلٹ آئیگا"

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو
بات کہی ہے اگر وہ دنیا میں کافر نہیں ہوگا اللہ کے ہاں کافر ہوگا.

واللہ اعلم.